نوحہ

سوچتے تھے یہ مقتل میں اکبرؑ رن میں بابا کو کیسے بلاؤں
پھل ہے برچھی کا سینے کے اندر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

میرے سینے میں ٹوٹی ہے برچھی ہے لہو میرے سینے سے جاری
کیسے دیکھیں گے بابا یہ منظر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

سانس میری اکھڑنے لگی ہے چند لمحوں کی انجعع زندگی ہے
کیا کریں گے وہ مقتل میں آ کر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

چومتے تھے جسے روز بابا پیشِ سرورؑ جو خم ہی رہا تھا
خاک و خوں میں بھرا ہے وہ ہی سر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

کھا کے نیزہ زمیں پر گرا ہوں درد جتنا بھی ہے سہہ رہا ہوں
دیکھ کر مجھ کو ہوں گے وہ مضطر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

ہے شہہِ دیںؑ پہ وقتِ مصیبت ہو چکے ہائے عمو بھی رخصت
اب کہاں ہے کوئی اُن کا یاور رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

میں تڑپتا ہوں ریتی پہ بن میں ہو رہا ہے اضافہ دُکھن میں
آ کے تڑپیں گے مقتل میں سرورؑ رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

میں پکاروں گا بابا کو جس دم ہوں گے خیمے میں جب شاہؑ پُرنم
میری حالت سمجھ لے گی مادر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

تھا یہ اظہارؔ نوحہ جواں کا آئیں گے رن میں جب میرے بابا
کھائیں گے وہ تو ٹھوکر پہ ٹھوکر رن میں بابا کو کیسے بلاؤں

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ